ماضی کی عید کی چند روایات جنھیں آج دوبارہ زندہ کرنے کی ضرورت

عید کا نام زبان پر آتے ہی مرجھائے چہروں پر چمک آجاتی ہے، خوشی و انبساط کے رنگ چہار سو چھیل جاتے ہیں، امیر اور غریب مل کر اپنی بساط کے مطابق عید کی خوشیاں منانے میں مگن ہیں اور ہونا بھی چاہیے کیونکہ عید جہاں خوشی کا پیغام لاتی ہے وہیں — انسان کو رب کائنات کا شکر بجالانے کا موقع بھی دیتی ہے، عید کے روز ہر سو خوشیوں کی مہکار ہوتی ہے، ننھے منے بچوں کا شور وغل، حنائی ہاتھوں سے بنے پکوانوں کی خوشبو اور گلیوں محلوں میں میلے ٹھیلوں کا اہتمام اس دن کی رونق کو مزید بڑھا دیتا ہے — لیکن وقت کے ساتھ ساتھ اب ملک میں عید کے رنگ بدلتے جا رہے ہیں اور ماضی اور آج کی عیدوں میں بہت کچھ بدل چکا ہے۔ آئیے ان چند چیزوں کا جائزہ لیں جن سے ہماری ماضی کے بیشمار یادیں جڑی ہیں۔

جانور لینا: عید قرباں پر جانور کی خریداری ایک دلچسپ امر ہوتا تھا، لوگ کئی کئی ہفتے پہلے جانور خرید کر لاتے اور راتوں کو جاگ کر پہرہ داری کرتے، اسی بہانے محلے داروں اور دوستوں سے گپ شپ کا موقع ملتا، بچے دن بھر جانوروں کی خدمت کرتے اور قربانی تک جانور گھر والوں سے اتنا مانوس ہو جاتا کہ اکثر بچوں کی منت سماجت کرنا پڑتی ورنہ بچے رو رو کر بے حال ہو جاتے — لیکن آج کے دور میں وقت کی کمی کی وجہ سے زیادہ تر لوگ عید کے نزدیک جبکہ اکثر لوگ تو عید کے روز بھی جانور خرید کر لاتے ہیں جن کا مقصد صرف قربانی کا فرض پورا کرنا ہوتا ہے — لیکن ماضی میں جانور کی خریداری کیلئے خصوصی طور پر اہتمام کیا جاتا تھا جو آج دیکھنے میں نہیں آتا۔

کپڑوں کی خریداری: چھوٹی عید ہو یا بڑی عید نئے کپڑوں کے بغیر کسی صورت ممکن نہیں، اس لئے کچھ سال پہلے عید سے کئی روز پہلے سے شروع ہونے والی شاپنگ کئی کئی روز تک جاری رہتی تھی اور درزیوں کے نخرے بھی آسمان پر ہوتے تھے — لیکن آج مہنگائی، لوڈ شیڈنگ اور وقت کی کمی کی وجہ سے لوگ آن لائن خریداری اور زیادہ تر سلے سلائے کپڑے لینا پسند کرتے ہیں۔ ماضی میں گھروں میں بزرگ اور بچوں کیلئے ایک ہی تھان آتا تھا جس میں سے مردوں کی ایک جیسی شلوار قمیض بنتی تھی اور آج کوئی بھی دوسرے سے ملتا جلتا لباس لینا پسند بھی نہیں کرتا۔ خواتین کی بھی کوشش ہوتی تھی کہ گھر میں ایک جیسے کپڑے پہنے جائیں اور آج دیورانی جیٹھانی تو دور بہنیں بھی ایک جیسے لباس خریدنا پسند نہیں کرتیں۔

اس عید پر اپنی کھوئی ہوئی روایات کو دوبارہ زندہ کرنے کی کوشش کریں تاکہ آپ کی عید صرف ایک دکھاوا نہیں بلکہ حقیقی عید ہو۔

بھائی چارہ: ماضی میں عید پر بھائیوں کو جانور کی خریداری میں ساتھ لینا ضروری سمجھا جاتا تھا اور قربانی بھی گھر کے مرد خود کرتے تھے — لیکن آج قصائی یا آن لائن قربانی کا رواج عام ہو چکا ہے۔ گھر کے مرد بھی قربانی کروانے سے ہچکچاتے ہیں لیکن پہلے باپ، بیٹے اور بھائی بھتیجے مل کر قربانی کرتے تھے جس سے قربانی کا حقیقی مفہوم بھی واضح ہوتا تھا لیکن آج یہ روایت بھی شاذ و نادر ہی دیکھنے میں آتی تھی۔

روٹھوں کو منانا: عید پر روٹھوں کو منانا ایک خاص روایت سمجھی جاتی تھی اور جو پہل کرتا اس کو سب سے زیادہ عزت ملتی تھی — لیکن آج گھر میں ہمارے بہن بھائی یا والدین ہم سے ناراض ہوں تو بھی ہمیں کوئی پرواہ نہیں ہوتی اور ہم کسی کو منانا تو دور، بات کرنا بھی پسند نہیں کرتے جبکہ دوستوں کے ساتھ عید کی خوشیاں بانٹنے کا رواج بھی کم ہو چکا ہے۔ چھٹی اور گھر کی مصروفیت کے بہانے سماجی زندگی سے لوگ کترانے لگے ہیں جس کی وجہ سے چھوٹی چھوٹی دوریاں رشتوں کو بہت کمزور کر دیتی ہیں۔

پیغامات: عید کے موقع پر ماضی میں خاص طور پر کارڈز اور تحائف بھجوائے جاتے تھے اور بکرا عید پر گوشت بھیجا جاتا تھا لیکن اب ایس ایم ایس یا واٹس اپ پر ایک ہی پیغام فارورڈ کر کے اپنی ذمہ داری پوری کر لیتے ہیں۔ کسی سے خاص طور پر عید ملنے یا فون کرنے کی روایت بھی کم ہو چکی ہے، صرف چند مخصوص لوگوں کے علاوہ اب لوگ ملنا ملانا بھی پسند نہیں کرتے۔ پہلے عید کے موقع پر خاص طور پر بزرگوں سے ملنے کا اہتمام کیا جاتا تھا اور آج گھر میں موجود بزرگوں کو ایک عضو معطل سمجھ کر نظر انداز کر دیا جاتا ہے۔ اس عید پر اپنی کھوئی ہوئی روایات کو دوبارہ زندہ کرنے کی کوشش کریں تا کہ آپ کی عید صرف ایک دکھاوا نہیں بلکہ حقیقی عید ہو۔

خوشنما گلوں سے سجے گلدان، بڑھائیں عید کی شان

فاروق احمد انصاری

عید کی آمد ہو اور ایسے میں گھر کو پھولوں سے نہ سجایا جائے ایسا تو ہو نہیں سکتا۔ خوبصورت پھول تو جچتے ہی خوبصورت گلدانوں میں ہیں۔ گھروں کی تزئین و آرائش کے لیے مٹی، چینی مٹی، پلاسٹک آف پیرس کے گملے اور گلدان آج بھی استعمال ہو رہے ہیں لیکن شیشہ سازی کی صنعت نے اسے بام عروج پر پہنچا دیا ہے۔ گھر کی خوبصورتی کے لیے گملوں میں سجے خوبصورت پودوں کے ساتھ ساتھ گلدان میں سجے تازے اور مصنوعی پھول دلکشی میں اضافہ کرتے ہیں۔ گھروں میں یہ گلدان بیڈ روم، برآمدہ اور ٹی وی لاؤنج کے کونوں میں سجے نظر آتے ہیں جس سے گھر کی خوبصورتی کو چار چاند لگ جاتے ہیں۔ گلدان میں سجے پھولوں کا ایک گلدستہ یا تازہ پھول پتوں پر مشتمل ایک ٹوکری کو ڈائننگ ٹیبل کے درمیان میں سجا دینے سے نہ صرف کمرے کے حسن میں اضافہ کیا جا سکتا ہے بلکہ اس کے ساتھ ساتھ کھانے کے لطف کو بھی دوبالا کرنے میں مدد حاصل کی جا سکتی ہے۔ گھریلو آرائش کے لئے پیسے سے بڑھ کر عقلمندی اور تخلیقی انداز کی ضرورت ہوتی ہے اور خواتین ان صلاحیتوں سے مالا مال ہوتی ہیں اور ان کے گھر اس امر کی واضح عکاسی کرتے ہیں۔ عام طور پر کچن سے لے کر ڈرائنگ روم تک کئی جگہیں ایسی ہوتی ہیں جو خالی پڑی ہوتی ہیں اور اگر مہارت کے ساتھ ساتھ ان جگہوں اور کونوں کو پھولوں سے سجا دیا جائے تو عید پر نہ صرف گھر کی خوبصورتی میں اضافہ ہوگا بلکہ گھر کی فضاء بھی خوشبو سے معطر رہے گی۔ عام طور پر پھولوں کی پینٹنگز دیوار پر لٹکا دی جاتی ہیں یا پھر خشک پھول فریم میں لگا کر دیوار پر سجا دیے جاتے ہیں لیکن آرائش گل کے اس جاپانی منفرد طریقے سے دیواریں پھولوں سے مہکنے لگتی ہیں، اس کے علاوہ دیوار پر لٹکے ہوئے گلدان میں بھی پھول سجائے جاتے ہیں۔ کوئی بھی خوبصورت سی ٹوکری، تنکوں کی بنی ہو یا کوئی خوبصورت بوتل یا لکڑی کا کام دار گلدان کیل کی مدد سے دیوار پر لگائیں اور اس میں اکیبانا طرز آرائش سے پھول لگائیں۔ پھولوں کی اس آرائش میں رات کی رانی یا پھر یاسمین کی شاخیں استعمال کریں، ان کی شاخوں میں کلیاں اور پتے ہوتے ہیں۔ شاخیں لگاتے وقت اس بات کا خیال رکھیں کہ شاخ کا پھیلاؤ جس سمت ہو شاخ کے پتے بھی اسی سمت میں ہوں، باقی پتے چھانٹ دیں۔ گلدان میں پن ہولڈر یا تار ضرور رکھتے ہیں تا کہ توازن برقرار رہے لیکن اس اسٹائل میں آپ گلدان میں پن ہولڈر بے شک نہ رکھیں، توازن برقرار رکھنے کے لیے معاون شاخیں استعمال کریں۔ شاخ نمبر 1 گلدان کے بائیں طرف نیچے کو جھکی ہوئی 3 درجے کے زاویے سے لگائیں۔ شاخ نمبر 2 شاخ نمبر 1 کے دائیں طرف درمیان میں سیدھی لگائیں، شاخ نمبر 3 شاخ نمبر 1 کے برابر شاخ نمبر 2 کے آگے جھکی ہوئی لگائیں۔ تینوں شاخوں کے درمیان میں ایک معاون شاخ لگائیں، معاون شاخ تینوں شاخوں سے چھوٹی ہو، اب شاخوں میں پھول لگائیں اور اس مقصد کے لیے گلاب کا ایک پھول اور کلی لگائیں۔ خیال رہے کہ اس آرائش میں دو سے زیادہ پھول نہیں لگائے جائیں، ایک پھول ادھ کھلا ہو، چونکہ گلدان میں پن ہولڈر استعمال نہیں کیا گیا اس لیے توازن برقرار رکھنے کے لیے پھول اور کلی کو تار سے باندھ دیں، شاخ نمبر 2 کے آگے تینوں شاخوں میں پھول لگائیں۔ گلدان کے دائیں طرف دو پتیاں لگائیں اور اس مقصد کے لیے چاندنی کی پتیاں مناسب ہوتی ہیں، لیجئے اکیبانا کا منفرد نمونہ مکمل ہو گیا، اس آرائش کو 'کیکیڈ' طرز آرائش کہتے ہیں۔ آپ کیلئے اس مضمون میں کچھ انداز دیے گئے ہیں، جن کو دیکھ کر آپ اپنے پاس دستیاب گلدانوں کو سجا سکتے ہیں یا مارکیٹ میں دستیاب دلکش و دلفریب انداز کے گلدان خرید کر یہاں دی گئی تصاویر یا انٹرنیٹ کی مدد سے عید پر اپنے گھر کی خوبصورتی و آرائش میں اضافہ کر سکتے ہیں۔

بغیر میک اپ کے کیسے خوبصورت دکھائی دیا جائے

چہرے کی خوبصورتی ہر لڑکی و خاتون چاہتی ہیں۔ "میک اپ" سے چہرے کو بے حد خوبصورت بنایا جا سکتا ہے، لیکن اصل خوبصورتی کی بات ہی کچھ اور ہے۔ جب آپ کی اسکن (جلد) قدرتی خوبصورت دکھے گی تب آپ کو کسی میک اپ کی ضرورت نہیں ہوتی ہے۔ میک اپ کے ساتھ تو لوگوں نے آپ کی تعریف کافی بار کی ہوگی لیکن جب کوئی آپ کی اسکن کی تعریف کرتا ہے یا بغیر میک اپ کے خوبصورت بتاتا ہے تو وہ آپ کے لئے یہ بہت بڑا کمپلیمنٹ ہوتا ہے۔ ہر لڑکی کی یہ خواہش ہوتی ہے کہ وہ بغیر میک اپ کے بھی خوبصورت دکھے۔ تو آئیے جانتے ہیں بغیر میک اپ کے خوبصورت دکھنے کے ٹپس۔

چہرہ دھوئیں: رات کو سونے سے پہلے چہرہ ضرور دھوئیں۔ اگر آپ کہیں گھوم کر آئے ہیں، تو بھی گھر آتے ہی چہرے کو پانی سے دھوئیں۔

چہرہ دھونے کے بعد کریم لگائیں: چہرہ دھونے کے بعد اسے نمی کی ضرورت ہوتی ہے، اس لئے کریم لگانا نہ بھولیں۔ اگر آپ کی چکنی جلد (آئلی سکن) ہے تو آپ "سیرم" کا استعمال کریں۔

اسکرب کریں: ہفتے میں ایک بار اسکرب ضرور کریں۔ آپ گھر پر بھی اسکرب بنا سکتی ہیں۔ آپ 30 گرام چینی میں 3 چمچ دہی اور ایک چمچ شہد ملا لیں۔ اس مکسچر کو چہرے پر لگائیں اور ہلکے ہاتھوں سے 10 منٹ تک مساج کریں اور ٹھنڈے پانی سے دھو لیں۔

دھوپ سے بچیں: دھوپ اسکن کیلئے ضروری ہے لیکن تھوڑی ہی دیر کے لئے۔ زیادہ دیر دھوپ میں رہنے سے جلد خراب ہوتی ہے۔ بہت زیادہ دھوپ نہ بھی ہو تب بھی سن اسکرین (Sunscreen) کا استعمال کریں۔

فیشیل: فیشیل سے بجھی ہوئی بے جان جلد بھی ترو تازہ ہو جاتی ہے۔ فیشیل سے آپ کے چہرے میں خون کی روانی تیز ہوتی ہے اور آپ کا چہرہ چمکنے لگتا ہے۔ مہینے میں ایک بار فیشیل ضرور کریں۔

دلکش ڈیزائن اور منفرد انداز میں تیار کردہ لباس آپ کی شخصیت میں چار چاند لگا دیتے ہیں

راحیلہ مغل

یوں تو ہر شخص دوسروں سے خوبصورت اور منفرد نظر آنا اور نگاہوں کا مرکز بننا پسند کرتا ہے مگر خواتین خصوصاً نوجوان لڑکیاں تو جنون کی حد تک ایسا چاہتی ہیں۔ وہ رنگا رنگ کے اسٹائلش اور قیمتی ملبوسات کی خریداری کرتی ہیں مگر اکثر اوقات وہ لباس ان کی شخصیت اور جسم کے مطابق نہیں ہوتے لہٰذا ملبوسات کی شاپنگ کے وقت اپنے قد، جسم کی بناوٹ اور جلد کی رنگت سے ملبوسات کی مناسبت کو ضرور مدنظر رکھنا چاہیے۔ ملبوسات کی خریداری کرتے ہوئے بھی موسم کے تقاضوں کو مدنظر رکھنا چاہئے۔ موسم گرما اور برسات کے دنوں میں حبس کو مدنظر رکھتے ہوئے، خواتین عام طور پر لان کے ملبوسات پہننا پسند کرتی ہیں یہی وجہ ہے کہ آج کل ہر بازار اور شاپنگ مال میں لان اور لان کی تیار شدہ ملبوسات کی خریدار خواتین جوق در جوق آتی ہیں۔ دکانوں میں جدید سے جدید اور خوبصورت اسٹائلش پرنٹس ہر طرف نظر آتے ہیں۔ ہندوستان جیسے گرم ملک میں لان موسم گرما اور برسات کے دنوں کی خاص ضرورت ہے۔ خواتین شدید گرمی اور حبس کے دنوں میں ہونے والی لوڈ شیڈنگ کا مقابلہ لان کی مدد سے کرتی ہیں۔ لان کے چند جوڑوں سے وہ موسم گرما اور برسات آسانی سے گزار لیتی ہیں۔ آج کل خواتین ڈیزائنر لان میں خاصی دلچسپی لیتی ہیں۔ مختلف خواتین کی پسندیدہ فیشن ڈیزائنرز بھی مختلف ہوتی ہیں۔ عید کی خریداری کے لئے تو اچھی فیشن ڈیزائنرز کی ڈیزائن کردہ لان کے ملبوسات کو ہی ترجیح دی جاتی ہے کیونکہ وہ بہت دلفریب اور دیدہ زیب ہوتے ہیں۔ ڈیزائنر لان کی ملبوسات کے متعلق تمام ذرائع ابلاغ یعنی ٹی وی، ریڈیو، اخبارات اور میگزین میں اشتہارات کے ذریعہ خواتین کو آگاہی دی جا رہی ہے اور تمام اہم شاہراہوں اور سڑکوں پر بڑے بڑے ہورڈنگ اور بورڈ نظر آ رہے ہیں جس میں دلکش ڈیزائن کی لان یا لان کے ملبوسات دکھائی دیتے ہیں۔ ہر ٹی وی پروگرام کی ہوسٹس خاتون کسی مشہور ڈیزائنر کا تیار کردہ دیدہ زیب لباس زیب تن کئے ہوئے ہوتی ہیں۔ عید کے موقع پر تو عام طور پر خواتین فیشن کی دوڑ میں ایک دوسرے سے سبقت لے جانے کی کوشش کرتی ہیں اور اس پر فخر بھی کرتی ہیں۔ یہ ایک صحت مندانہ رجحان ہے اور انسانی فطرت کے عین مطابق ہے۔ خواتین پر ہی کیا منحصر، مرد بھی اپنی پسندیدہ اشیاء مثلاً موبائل فون، لباس، گاڑی اور بنگلوں کے معاملے میں ایسے ہی سوچتے ہیں۔ رنگ برنگے دلکش ڈیزائن کے پرنٹس اور مہارت سے منفرد انداز میں تیار کردہ ملبوسات آپ کی شخصیت کو چار چاند لگا دیتے ہیں۔ خصوصاً شادی بیاہ اور عید ملن پارٹیوں میں باذوق خواتین مرکز نگاہ ہوتی ہیں۔ اگر آپ نے ابھی تک خریداری نہیں کی ہے تو یاد رکھیں کہ عام طور پر گہرے رنگ کی قمیضوں کے ساتھ سفید شلوار اور سفید دوپٹہ بہت خوبصورت لگتا ہے کیونکہ سفید رنگ گہرے رنگ کی شوخی کو نفاست میں تبدیل کر دیتا ہے، جس سے اس کا تاثر ٹھنڈا معلوم ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ عام طور پر بلیک کے ساتھ اورنج کلر کا اچھا کمبی نیشن ہوتا ہے اور اس پر اگر ایمبر ائیڈری کا کام بھی ہو تو سونے پر سہاگہ۔ دیگر بہت سے کمبی نیشن بھی اپنی اپنی پسند کے مطابق منتخب کئے جا سکتے ہیں۔ سادہ یا پرنٹڈ لان پر لیس یا ربن لگی ہوئی فراک یا قمیض، مختلف انداز کے پاجاموں یا فلیپرز کے ساتھ پہنی جائے تو بہت خوبصورت لگتی ہیں۔ اگر آپ کے مالی وسائل زیادہ نہ ہوں تو عید کے لئے ایسی ڈیزائنرز کے تیار کردہ ملبوسات کی خریداری کو ترجیح دیں جو بے شک زیادہ معروف نہ ہوں مگر باصلاحیت ہوں اور ان کی تخلیق ان کی جدت طرازی اور دلکشی کی شہادت دیتی نظر آئے۔ جب ایک مرتبہ آپ کسی ڈیزائنر کی تخلیقات کے حسن کی قائل ہو جائیں گی تو پھر آپ کو بار بار ڈیزائنرز کے انتخاب کی زحمت کرنے کی ضرورت نہیں رہے گی اور آپ کا بہت سا قیمتی وقت بچ سکے گا۔

ana Latest Collection By

سچی محبت کی داستان

افسانہ

"**باجی** کام ہو گیا اب میں جاؤں؟" سلمہ (میری خادمہ) نے پوچھا۔

ہاں ٹھیک ہے کل وقت پر آجانا۔" میں نے جواب دیا۔"

باجی جی میں نے آپ سے کبھی چند طے شدہ روپوں کے علاوہ کبھی کچھ نہیں مانگا۔۔ آج مانگوں؟" اس نے ڈرتے ہوئے پوچھا۔

ہاں سلمہ کہو کیا چاہیے۔" باجی بڑے صاحب کے اگر کوئی پرانے پکڑے ہوں تو دے دیجیے۔"

بڑے صاحب کے کپڑے؟ تم انکا کیا کرو گی؟ میں نے حیرت سے پوچھا۔

"باجی کل ناں میرے مرد کی سالگرہ ہے اسکو تحفہ دوں گی۔

پر سلمہ وہ تو پرانے ہیں۔" باجی پتہ تو اسکو بھی ہے کہ میری اتنی اوکات نہیں کہ اسکے لیے نئے کپڑے خریدوں۔ وہ مجھ سے بہت پیار کرتا ہے ان ہی سے خوش ہو جائے گا، کہہ دوں گی کہ بازار سے لیے ہیں۔"

میں ان کی محبت اور تعلق دیکھ کر حیران تھی میں نے پوچھا اچھا وہ بھی تمہیں کچھ دیتا ہے؟

" دیتا ہے ناں" اس نے بہت خوشی اور جذباتی انداز میں کہا" یہ جو آپ کے گھر میں بلی ہے یہ مجھے بہت پیاری لگتی ہے ایک رات ہم لیٹے ہوئے تھے تو نہ جانے کیوں میں نے اس سے آپ کی بلی کا ذکر کیا کہ باجی کے گھر میں بلی ہے مجھے بہت پسند ہے۔ اگلے روز جب میں گھر گئی تو وہ جھلا میرے لیے ایک بلی لایا ہوا تھا وہ آپکی والی جتنی پیاری تو نہیں پر باجی وہ مجھے میری جان سے زیادہ عزیز ہے پتہ ہے کیوں؟ کیونکہ میں جانتی ہوں کہ اسے بلیوں سے بہت ڈر لگتا ہے پتہ نہیں کیسے اسنے گلی سے پکڑی ہوگی کیسے اسے گھر لایا ہوگا اور جب میں گھر پہنچی تو وہ اسے دودھ پلا رہا تھا۔ آپکو پتہ ہے باجی ہمیں خود دودھ پیئے ہوئے مدت بیت گئی پر وہ اسکے لیے پتہ نہیں کہاں سے لے آیا صرف اس لیے کہ مجھے پسند ہے۔۔" میں نے پوچھا سلمہ بلی کا تو بہت خرچہ ہوتا ہے تم کیسے پورا کرتے ہو؟

کہنے لگی" باجی وہ غریب کے گھر کی بلی ہے اسکو بھی ہماری طرح حالات سے سمجھوتہ کرنا آتا ہے وہ صبح نکلتی ہے اور شام کو گھر میں داخل ہوتی ہے بیمار ہو جائے تو خود ہی ٹھیک ہو جاتی ہے کسی علاج معالجہ کی ضرورت نہیں پڑتی گھر میں کھانا نہ ملے تو باہر سے ہی جیسے تیسے پورا کر آتی ہے۔۔ آپکو پتہ ہے جب سے وہ ہمارے گھر آئی ہے ہم میاں بیوی کے پیار میں مزید اضافہ ہو گیا ہے۔۔ ایک تو ہم دو بھوکے مل کر کبھی کبھی اس ایک بھوکی کی بھوک مٹا دیتے ہیں اس لیے اللہ ہم پر زیادہ مہربان ہیں دوسرا یہ کے اس بلی نے ہمیں وفاداری سکھائی ہے کہ آسائشات ہوں یا نہ ہوں جس سے ایک بار نباہ کر لیا جائے اس سے منہ نہیں موڑتے۔۔ ایک بار ہم اس کو کسائی کی دکان کے باہر چھوڑ آئے کہ یہاں اسکا پیٹ بھی بھر جائے گا اور خوش رہے گی پر ہمارے گھر پہنچنے سے پہلے ہی وہ ہمارے گھر کے باہر بیٹھی ہوئے تھی اس نے ہمیں سکھایا کہ محبوب چاہے چھوڑ دے، دھتکار دے، مار دے یا توڑ دے اسکو چھوڑا نہیں کرتے"

مجھے سلمہ کی باتیں سن کر خوشی بھی ہو رہی تھی اور دکھ بھی۔۔ خوشی اس بات کی کہ سچے لوگ اور سچی محبت آج بھی دنیا میں موجود ہے اور دکھ اس بات پر کہ عموماً محبت جتنی غریب ہوا تنی ہی سچی ہوتی ہے مگر میں تو امیر ہوں آج یہ امیر ایک غریب پر رشک کر رہی تھی۔۔ یہ عالی شان صوفا مجھے اپنی قبر محسوس ہو رہا تھا میرا دل چاہ رہا تھا کہ یہ قبر کھلے اور میں اس میں دفن ہو جاؤں۔ میں نے بات آگے بڑھانے اور اپنے دل کی تشفی کے لیے اس سے پوچھا کہ تمہاری سب باتیں بجا ہیں لیکن کیا تمہیں نہیں لگتا کہ اگر دولت ہو تو محبت کرنے کا لطف دوبالا ہو جاتا ہے؟ اس نے حیرت سے میری جانب دیکھا۔ میں نہیں چاہتی تھی کہ وہ کچھ بھی بول کر ایک بار پھر مجھے لاجواب کر دے اور میری انا کی پھر سے دھجیاں اڑ جائیں۔ اس لیے میں نے اسکے کچھ کہنے سے پہلے ہی کہا کہ دیکھو ناں ایک رئیس زادہ جس کے پاس گاڑی یا چلو موٹر سائیکل ہی ہو وہ اپنی بیوی کو کہیں بھی کبھی بھی لے کر جا سکتا ہے۔ وہ مسکرائی اور بڑے تحمل سے کہنے لگی

"جب آپ بڑے صاحب کے ساتھ موٹر سائیکل پر بیٹھتی ہوں گی تو صرف آپ انہیں کمر سے پکڑتی ہوں گی اور گاڑی میں تو یہ بھی نہیں۔ پر جب میں اپنے خاوند کے ساتھ سڑک پر پیدل چلتی ہوں تو ہم نے بہت فخر سے ایک دوسرے کا ہاتھ تھاما ہوتا ہے"

میں سٹپٹا سی گئی اور اپنی شرم کو چھپانے کے لیے اتراتے ہوئے کہا آج ہم کے — ایف — سی جائیں گے۔

وہ کہنے لگی" سنا ہے وہاں کا تو کھانا اور ماحول بہت اچھا ہوتا ہے باجی آپ خوب مزہ کیجیے گا۔" میری باتوں کا اس پر کوئی اثر نہیں ہو رہا تھا میں نے اسکو طیش دلانے کے لیے کہا۔ تم کیا کرتی ہو جب تمہارا کچھ اچھا کھانے کا من ہوتا ہے۔" باجی میرا ہر کھانا ہی اچھا ہوتا ہے۔۔ تیمور کے ہاتھ سے کھائے ہوئے لقمے کی لذت کے بعد مجھے کسی کے — ایف — سی کی طلب نہیں رہتی۔ سنا ہے زندگیوں میں سکون نہ ہو تو لوگ کے — ایف — سی جا کر بھی صرف لڑتے ہی ہیں۔۔" اسنے مجھے ہمیشہ کی طرح لاجواب کر دیا تھا اب میرے پاس نہ کہنے کو کچھ تھا نہ پوچھنے کو۔۔ ڈرتے ڈرتے میں نے اس سے آخری سوال پوچھا۔۔ سلمہ۔۔ یہ سب کیوں، کیسے اور کس کو ملتا ہے؟" باجی یہ سب رب کریم کی دین ہوتی ہے۔ لیکن کسی بھی چیز کے حصول کے لیے توکل بہت ضروری ہے۔۔ توکل سے احساس ہوتا ہے کہ آپکو اپنے اللہ پر کتنا بھروسہ ہے۔۔ توکل امیر یا غریب کی میراث نہیں۔۔ اس ہی طرح خوشیوں کا تعلق بھی کبھی کسی امیر یا غریب کے ساتھ نہیں خوش ہر وہ انسان ہوتا ہے جس کو اپنے رب پر بھروسہ ہو اور جسکو تھوڑے میں گزارہ کرنا آجائے آگے بڑھنے کی کوشش بھی ایک صبر طلب کام ہے اگر اس میں صبر نہ ہو تو انسان کی ضروریات اور خواہشات بڑھتی ہی رہتی ہیں اور اس لیے کبھی اسکو اپنا آج جینے اور جو آج اس کے پاس ہے اسکا مزہ لینا نصیب نہیں ہوتا۔ پر عموماً یہ ہی دیکھا گیا ہے کہ غریب کی زندگی کتنی ہی بدحال کیوں نہ ہو محبت آسودہ حال ہی ہوتی ہے۔ اسکی وجہ یہ ہے کہ ہمیں تھوڑے میں گزارہ کرنا آتا ہے۔ غریب کا ذہن انہی خیالات کا آشیانہ ہوتا ہے جبکہ امیر کو کبھی کوئی سوچ آتی ہی نہیں شاید انکا دماغ ان کے پیٹ مین ہوتا ہے وہ بس اپنے پیٹ سے ہی سوچتے ہیں انکا پیٹ ان کو صبر و تحمل سے کام لینے نہیں دیتا اور ہماری تو شادی ہو یا میت ہم سمجھوتہ ہی کرتے ہیں۔۔ ہماری پیدائش سمجھوتہ، ہماری موت سمجھوتہ اور ان کے بیچ بھی بس سمجھوتہ۔۔ اس لیے ہم خوش رہتے ہیں ہمیں پھٹی ہوئی چٹائی پر بھی اتنی اچھی نیند آتی ہے جتنی آپکو اس مہنگے پلنگ پر بھی نہیں آتی ہوگی۔۔" میں نے سوال کیا سلمہ ان سب باتوں کا ادراک کب ہوا؟" باجی جب میری شادی ہوئی میں دلہن بنی کمرے میں بیٹھی تھی۔۔ تیمور آئے۔۔ میرے پاس بیٹھ گئے۔۔ ہماری پسند کی شادی تھی تو میں نے بڑی بے باکی سے کہا کہ جب تک محبوبہ تھی کہتا تھا شادی کر لے آج تیری لہن بنی تیرے سامنے بیٹھی ہوں تو گھونگھٹ بھی نہیں اٹھا رہا۔ وہ چپ تھا۔ اسکی خاموشی پر مجھے بہت ہنسی آرہی تھی میری ہنسی میرے رونے میں تب تبدیل ہوئی جب اس نے کانپتی آواز میں کہا۔۔ منہ دکھائی۔۔۔ میں سمجھ گئی تھی۔۔ جو شخص اپنی شادی کے دن بھی مزدوری پر گیا ہو وہ کیا منہ دکھائی دے سکتا ہے۔۔ میرے آنسو یہ سوچ کر تھم ہی نہیں رہے تھے کہ انسان کس قدر مجبور ہو جاتا ہے۔۔ خدا کا بیشمار شکر کہ میرے چہرے پہ گھونگھٹ تھا اگر آج وہ میرے آنسو دیکھ لیتا تو ساری زندگی خود سے نفرت کرتا۔۔ امیر آدمی کے لیے اپنی محبت ثابت کرنا کتنا آسان ہے نہ باجی۔۔ ایک گاڑی ایک انگوٹھی یہ ایک موبائل اور بس محبت ثابت۔۔ جبکہ غریب آدمی کو اپنی محبت ثابت کرنے کے لیے اپنی جان دینی پڑتی ہے۔۔ تاریخ اس چیز کی گواہ ہے۔۔ پر میں تاریخ بدل دوں گی۔۔ میں توڑ دوں گی سب رسمیں، میں بغاوت کروں گی سب رواجوں سے۔۔ میں بنوں گی وہ عورت جسکی محبت پاک ہوگی۔۔ ہر چیز سے پاک۔۔ ہوس، مطلب، جھوٹ، دغا اور دولت۔۔ اور یہ سوچتے ہی میں نے اپنا ہاتھ گھونگھٹ کے اندر لے جا کر اپنے آنسو صاف کیے اور یہ چھپ کر آنسو صاف کرنے کی مہارت مجھ میں بچپن سے ہی تھی۔۔ میں نے اپنا گھونگھٹ ہٹایا اسکو لیٹایا اور اسکے سینے پہ سر رکھ کر لیٹ گئی۔۔ اسکی دھڑکن سے لگ رہا تھا جیسے دل پھٹ جائے گا۔ میں نے کہا شکریہ تیمور۔ اسنے دبی آواز اور حیرت بھرے لہجے میں پوچھا کس لیے؟ میں نے کہا اتنی اچھی منہ دکھائی کے لیے۔۔ اس لمحے کے لیے میں ایک مدت تڑپی ہوں۔۔ اللہ سے ہر سجدے میں تمہیں مانگا ہے۔۔ آج تم اس قدر قریب ہو کہ میں تمہارے جسم کی خوشبو تک محسوس کر رہی ہوں۔۔ اس سے بڑھ کر منہ دکھائی کیا ہو سکتی ہے بھلا؟ وہ خاموش تھا اور اسکی خاموشی مجھے کھا رہی تھی میں نے اسکو سمجھایا۔۔ مجھے تم چاہیے تھے تیمور۔۔ صرف تم۔۔ میری اور کوئی خواہش نہیں تھی۔۔ اور خواہشات جتنی کم ہوں زندگی اتنی ہی پر سکون ہوتی ہے۔۔ آگے بڑھنے کی طلب سب کو ہے۔۔ زندگی کو بہتر ہر انسان بنانا چاہتا ہے سہولیات زندگی اور ضروریات زندگی ہر انسان کو درکار ہوتی ہیں اور ہونی بھی چاہیں انکی اہمیت سے میں انکار نہیں کر سکتی۔ اور ہم ساتھ مل کر اپنی ضروریات پوری کرنے کی کوشش بھی کریں گے لیکن جب تک ہمارے پاس یہ سب نہیں ہے تب تک صبر و شکر کے ساتھ مسکرائیں گے اور جی بھر کے مسکرائیں گے۔۔ میں بڑی بڑی کوٹھیوں میں جھاڑو پونچھا کرنے جاتی ہوں میں نے ان ہوادار محلات میں بھی لوگوں کا دم گھٹتے دیکھا ہے کیونکہ انسان کی خواہش کی کوئی انتہا نہیں ہوتی یہ کمینہ نفس ہمیشہ بہتر سے بہتر مانگتا ہی رہتا ہے اسکے پیٹ کی دوزخ کبھی ٹھنڈی نہیں ہوتی اس لیے کم ہو یا زیادہ مجھے پرواہ نہیں۔۔ مجھے جو چاہیئے تھا اللہ نے مجھے عطا فرما دیا ہے۔۔ تم تھے میرا مقصد باقی سب تو ضروریات ہیں۔۔ میں اپنے مقصد کو اپنی ضروریات کی خاطر چھوڑ نہیں سکتی۔۔ ضروریات مقصد کو پانے کے لیے ہوتی ہیں مقصد ضروریات کو پانے کے لیے نہیں۔۔ میں آج اپنے مقصد کے حصول کے بعد خوش ہوں۔۔ بہت خوش اور ہمیشہ رہوں گی۔

آنگن صفحہ سے متعلق اپنی آرا، خطوط، مضامین یا دیگر تخلیقات ہمیں مندرجہ ذیل ای-میل یا ایڈریس پر مکمل نام اور پتہ کے ساتھ روانہ کریں:
response.roznamasahara@gmail.com
SAHARA URDU MEDIA
Sahara Manzil, Saifabad, Hyderabad - 500 063.